2 مقامی وراثت

میوزیم جانا کیوں ضروری ہے

- عام طور پر میوزیم میں انسانوں کی بعض ایسی عمدہ ترین تخلیقی کاوشیں نمائش کے لیے موجود ہوتی ہیں جن سے ہر شخص مستفید ہوسکتا ہے۔
- میوزیم اصل تاریخی اشیا کے راست تجربے کے مواقع فراہم کرتے ہیں۔
- میوزیم ہماری اس واقفیت میں اضافہ کرتے ہیں کہ ہم کیا ہیں۔
- میوزیم ہمارے لیے گروپ، اسکول، جماعت نیز خاندانی تربیت، کثیر شعبہ جاتی سرگرمیوں اور اقدار کی تعلیم کے لیے غیر رسمی ماحول فراہم کرتے ہیں۔
- میوزیم میں موجود چیزوں کے بارے میں تلاش وجستجو کے عمل کے ذریعے معلومات حاصل کرنے سے زیرِ مطالعہ موضوع میں مزید دلچسپی پیدا ہوسکتی ہے۔
- میوزیم اپنے یہاں آنے والے افراد کی تخلیقی صلاحیتوں میں اضافہ کرسکتے ہیں۔

میوزیم کو تعلیمی مراکز کیوں کہا جاتا ہے؟

کسی میوزیم کی سیر کے تعلیمی مقاصد

- میوزیم کے تصور اور اس ادارے کو بہتر آموزشی وسیلے کے طور پر استعمال کرنے کی واقفیت
- فن کی مختلف صورتوں کا تعارف
- مشاہدے کی صلاحیتوں میں اضافہ
- تحریری اور تقریری صلاحیتوں میں اضافہ
- اخذ کرنے اور نتیجہ برآمد کرنے کی صلاحیتوں میں اضافہ
- میوزیم آموزش کو معلوماتی، دلچسپ اور پرلطف بنانے میں مدد کرتے ہیں
- یہاں کی سیر سے قدیم نوادرات اور دستکاری کے نادر نمونوں کو محفوظ رکھنے کی ضرورت کے متعلق بیداری پیدا کرنے میں مدد ملتی ہے۔

© NCERT not to be republished

سرگرمی 2.1

میوزیم کی سیر

جماعت : XI اور XII
وقت : ہوم ورک

میوزیم وہ جگہ ہے جہاں تاریخی، فنّی اور سائنسی قدر و قیمت اور اہمیت کی حامل چیزیں اس مقصد سے رکھی جاتی ہیں کہ ان کا مطالعہ کیا جائے۔ انھیں محفوظ رکھا جائے اور عوام کے لیے ان کی نمائش کی جائے۔ ہندوستان میں چند مختلف قسم کے میوزیم درج ذیل ہیں:

- قومی میوزیم
- ریاستی میوزیم
- علاقائی میوزیم
- آرٹ میوزیم
- علم البشر سے متعلق میوزیم
- تاریخی میوزیم
- میموریل میوزیم
- فوجی میوزیم
- سائنس اور ٹکنالوجی کے میوزیم
- دیگر مخصوص میوزیم جیسے ریل میوزیم، دفاعی افواج کے میوزیم وغیرہ۔

میوزیم کا مقصد کیا ہے؟

مجوزہ سرگرمی

اپنے قصبے / شہر / علاقے میں موجود میوزیم کے اقسام کی فہرست بنائیے۔
- میوزیم کی خصوصیات کی فہرست بنائیے
- اپنی فہرست میں ہر میوزیم کا پتہ، اوقات اور وہاں تک پہنچنے کے راستوں کی تفصیل بھی شامل کیجیے۔

کاوڑ، گجرات

© NCERT not to be republished

سرگرمی 2.2

تاریخ کے راز

جماعت : XI

وقت : میوزیم کی سیر

کیا آپ کے علاقے میں کوئی غیر معمولی میوزیم ہے؟

کسی چیز کو اس وقت تک زندگی نہیں ملتی جب تک کہ آپ اسے کوئی معنی نہ دیں۔ کسی میوزیم میں موجود اشیا کے بغور مشاہدے سے آپ ماضی کے کئی سربستہ راز سے واقف ہو سکتے ہیں۔ ممکن ہے کہ کسی چیز کے بارے میں کچھ معلومات آپ کو میوزیم ہی میں مل جائے۔ یہ معلومات آپ کو اس شے کے پاس ہی رکھی کسی تختی یا پینل پر لکھی ہوئی مل سکتی ہے۔ اس معلومات کو دھیان سے نوٹ کیجیے۔ کسی گیلری میں کسی ایک چیز یا ایک جیسی کئی چیزوں کو منتخب کیجیے اور اس کے بعد درج ذیل مشق کیجیے۔ یہ شے سیرامک کا کوئی برتن، تصویر، کوئی زیور، مجسمہ، کپڑا وغیرہ کچھ بھی ہو سکتی ہے۔

کباڑ سے بنائی گئی تخلیقات ، راک گارڈن، چنڈی گڑھ

مشق

منتخب کی ہوئی شے کو دیکھ کر اور اس کا مطالعہ کر کے آپ جو معلومات بہم پہنچا سکتے ہیں اسے نوٹ کیجیے۔

- وہ شے کیا ہے؟
- اسے کس سے بنایا گیا ہے؟
- اسے بنانے میں کس طرح کی کاریگری کارفرما ہے؟
- اسے ہاتھ سے بنایا گیا ہے یا مشین سے؟
- اسے بنانے کے لیے کن اوزاروں کا استعمال کیا گیا ہے؟
- جس عہد سے اس کا تعلق ہے اس کے بارے میں یہ شے کیا سراغ دیتی ہے؟
- اس شے سے ہم کس طرح تہذیب اور اس کو بنانے والوں کی برادری کو سمجھ سکتے ہیں؟
- اس شے کی وہ کون سی خصوصیات تھیں جن کے سبب آپ نے اسی شے کو مطالعہ کے لیے چنا؟
- کیا اب اس طرح کی چیزیں بنائی جاتی ہیں؟
- اس طرح کی موجود چیزیں میوزیم میں رکھی شے سے ڈیزائن، اپنے طریقۂ استعمال اور کاریگری یا فنکاری کے اعتبار سے کس طرح الگ ہیں؟

NCERT
to be republished

سرگرمی 2.3

دستکاریوں کے تاریخی نمونے

جماعت : XI اور XII
وقت : میوزیم کی سیر

وہ بات کیا ہے جو میوزیم میں کسی چیز کی نمائش میں دلکشی پیدا کر دیتی ہے؟

اگر آپ اپنی تھیوری یا پریکٹیکل کی کلاس میں کسی خاص دستکاری کا مطالعہ کر رہے ہیں تو دیکھیے کہ کیا آپ کو مقامی میوزیم میں اس کے تاریخی نمونے مل سکتے ہیں؟ میوزیم میں رکھی اس شے پر 200 الفاظ میں ایک مختصر مضمون لکھیے۔ اسے بنانے میں جس کاریگری اور تکنیک کا استعمال کیا گیا ہے، اسے سمجھنے کے لیے اس شے کا بغور مشاہدہ کیجیے۔ کیا یہ آج کی کاریگری اور تکنیک سے مختلف ہے؟ کیا کاریگری کی کچھ مہارتیں اور تکنیکیں اب معدوم ہو چکی ہیں؟

میوزیم میں نمائش کے مختلف طریقے

سرگرمی 2.4

مٹتی ہوئی وراثت

جماعت : XII
وقت : ہوم ورک

ہمارے ملک میں اقتصادی اور ثقافتی زندگی میں دستکاری کے اہم کردار سے متعلق نیچے دیے ہوئے دو اقتباس پڑھیے۔ انھیں اپنی کلاس میں بحث ومباحثہ منعقد کرانے کے لیے استعمال کیجیے۔

> ...یہ سب جھاڑفانوس اورچراغ اوریورپ میں تیار کرسیاں اورخوش وضع لباس اورہیٹ اورانگریزی کوٹ اوربانیٹ اور فراکیں اورچاندی چڑھی چھڑیاں اورآپ کے گھروں کا آسائشی سازوسامان، ہندوستان کی بدحالی کی نمائندہ علامت ہیں،ہندوستان کی فاقہ زدگی کی یادگارہیں!یوروپ میں تیار چیزوں پرآپ کاخرچ کیاہواہرروپیہ وہ روپیہ ہے جوآپ نے اپنے غریب بھائیوں سے، ایماندار دستکاروں سے چھیناہے،جواب اپنے گزارے لائق پیسہ بھی نہیں کماسکتے...

– انڈین نیشنل کانگریس کے ایک انتہا پسندممبر کی تقریر سے ماخوذ،1891

کسی ہنر کامعدوم ہوجانا،کسی وراثت کا صفحہ ہستی سے مٹ جانا یا اس کی اہمیت کا گھٹ جانا ایسا ہی ہے جیساجانداروں کی کسی نسل کا معدوم ہوجانا۔

آج ملک کی اقتصادی اورثقافتی زندگی میں دستکاری کاواضح،باضابطہ اورجامع کردار ضروری ہے۔ کیاہم کسی ایسے منظرنامے کاتصور کرسکتے ہیں جس میں مشینوں کی بنائی ہوئی چیزیں ہاتھ کے تخلیق کیے ہوئے آرٹ کے نمونوں کی مکمل جگہ لے لیں گی؟کیاہم تصورکرسکتے ہیں کہ دیہی فرقے اپنے ماحول میں،اپنے گھروں میں اوراپنے جسموں پرصرف مشین کی بنی ہوئی مصنوعی اشیاکااستعمال کررہے ہیں؟...

کیاہم تصور کرسکتے ہیں کہ مستقبل میں دستکاریاں اپنی تمام متعلقہ مہارتوں کے ساتھ مکمل طورپرمعدوم ہوجائیں گی؟

اگر اس کے لیے چوکسی نہ برتی گئی تو یہ منظرنامہ ناگزیر ہوجائے گا۔دیہی بازاروں میں بڑھتے ہوئے پلاسٹک کلچرسے ،روایتی اقدارکے ٹوٹنے سے اوردیہی اخلاقیات میں صارفیت کے داخل ہونے سے، رنگ اوراشکال کے تئیں فطری ردِعمل کے معدوم ہوجانے کاخطرہ لاحق ہے۔ہنر ختم ہوتے جارہے ہیں۔

ہم یہ دیکھ ہی رہے ہیں کہ ہاتھ سے پیٹ کربنائے ہوئے پیتل کے برتن جن سے ماضی کے دیہی ہندوستان کے باورچی خانوں میں رونق تھی، اب معدوم ہوکرمیوزیم کے نوادرات میں شامل ہوگئے ہیں۔

دیہی گھروں میں اسٹین لس اسٹیل اورالمونیم نے پیتل اورتانبے کی جگہ لے لی ہے۔چھجوں پر لگائے جانے والے چکنی مٹی کے کھپریل جنھیں لکڑی کی بھٹیوں میں پکایا جاتا تھا اور جن میں آگ اور دھویں کی وجہ سے ٹیرا کوٹا اور

سیاہ رنگوں کی مخصوص شکل ابھرتی تھی اور ہر ایک کی اپنی ہی الگ صورت ہوا کرتی تھی، اب تخلیق کا یہ منفرد عمل ختم ہو گیا ہے...

دیہی سماج میں اب کمہار اپنی چھتوں کی کھپریلوں کو نہیں پکاتے ۔ٹیرا کوٹا کے کھپریلوں سے سجی چھتوں کی جگہ اب کنکریٹ کی چھتوں نے لے لی ہے۔ اس کی وجہ سے حرارت میں جو اضافہ ہوا ہے اور چھوٹے گھروں میں رہنا دشوار ہو گیا ہے...

بناوٹ کا اپنا ایک مخصوص حُسن ہے ۔جیسے نرسل کی بنی ہوئی چٹائیوں پر ننگے پیر چلنے کا احساس یا کرگھا چلاتے وقت بنکر کے ہاتھوں اور آنکھوں کی توجہ کے سبب غیر یکساں بُنائی ابھرتی ہے،جسے میکانکی اور مادّی دنیا میں ایک نقص سمجھا جاتا ہے لیکن اسی نقص سے کپڑے کو انفرادیت ملتی ہے کیوں کہ ہاتھ کے بُنے ہوئے دو کپڑے کبھی ایک سے نہیں ہوتے۔ دستکاری کا ہاتھ زندگی سے بھرپور ہاتھ ہے اور ہاتھ کے بُنے ہوئے کپڑے جب جلد سے مَس ہوتے ہیں تو یہ جسم کو توانائی بہم پہنچاتے ہیں۔

— پُپُل جے کر، **دی چلڈرن آف بیرن ومین**

پلاسٹک کا کوئی برتن کتنے دن چلتا ہے؟ کیا آپ کو لگتا ہے کہ یہ چکنی مٹی یا دھات کے کسی برتن کا اچھا نعم البدل ہے؟

کھپریل ، مدھیہ پردیش

© NCERT not to be republished

مباحثہ اور مضمون کے موضوعات

1۔ ان دو اقتباسات کے مرکزی خیال کیا ہیں؟

2۔ دست کاری ملک کی معاشی اور ثقافتی زندگی میں کس طرح معاون ہے؟

3۔ پلاسٹک کی اشیا اور صنعت کاری کے متعارف ہونے کی وجہ سے کس طرح روایتی اقدار کی تنزلی ہوئی ہے؟

4۔ روایتی دستکاری کا مقابلہ سستی اور بڑی تعداد میں بننے والی صنعتی اشیا سے کس طرح کیا جا سکتا ہے؟

5۔ پُپل جے کر کے مطابق کارخانوں میں بنی اشیا اور ہاتھ سے بنائی ہوئی اشیا میں کیا فرق ہے؟

6۔ دستکاری کی اشیا میں ایسی کون سی خصوصیات ہوتی ہیں جو مشینوں سے بنی چیزوں میں نہیں ہو سکتیں؟

7۔ اگر کارخانوں میں بنی اشیا بہتر معیار کی ضمانت دیتی ہوں تو روایتی دستکاری کی اشیا کیوں لی جائیں؟

8۔ کسی دستکاری کی روایتی اہمیت ختم ہو جانے کے بعد اس دستکاری کے ساتھ کیا معاملہ پیش آتا ہے؟ اپنے گھر کی اشیا سے مثالیں دے کر واضح کیجیے۔

9۔ جب دیوتاؤں کی شبیہوں کو بڑی تعداد میں بنایا جا رہا ہے اور گنیش کی پلاسٹک کی مورتیاں چین میں بن رہی ہیں تو صارف اور بنانے والے کے لیے اس کے کیا معنی ہوں گے اور اس کی کیا اہمیت رہ جائے گی؟

10۔ کسی ہنر کے معدوم ہو جانے سے کس طرح وراثت کی اہمیت کم یا کمزور ہو جاتی ہے؟

© NCERT not to be republished

کئی صدیاں گزرنے کے ساتھ ساتھ دستکاری کی روایت میں بھی تبدیلی آئی ہے: دست کار برادریاں دیگر خطوں میں چلی گئی ہیں، انھوں نے اپنا پیشہ بدل لیا ہے اور دستکاری کی اشیا نئے مطالبوں کو پورا کرنے کے لیے کوئی اور شکل اختیار کر گئی ہیں۔ ایک کیس اسٹڈی سے ماخوذ درج ذیل اقتباس کو پڑھیے اور دستکاری کے شعبے میں آئی تبدیلیوں کی مختلف وجوہات پر اظہار خیال کیجیے۔

پھونس کی چھت والا روایتی مکان، آسام

چمبا سے کیلیفورنیا تک

دستکار نئے ڈیزائن اور تکنیکیں کہاں سے سیکھ سکتے ہیں؟

”میں چمبا کے ڈوگرا بازار میں مل سکتا ہوں۔ کیا آپ جانتے ہیں – چمبا ہماچل پردیش کا ایک چھوٹا سا پہاڑی قصبہ ہے –؟“ حکَم سنگھ نے پوچھا وہ سورج کنڈ میں کئی طرح کی بھرت دھاتوں سے بنے مجسموں کی متاثر کن نمائش کے درمیان بیٹھا تھا۔ سورج کنڈ نئی دہلی کی سرحد سے قریب ہے، جہاں ہر سال فروری میں سالانہ دستکاری میلہ لگتا ہے۔

حکم سنگھ کالا کوٹ پہنے ہوئے تھا اور سبز مفلر اس کی گردن کے گرد لپٹا ہوا تھا۔ اس نے سر پر کلّو کی ایک چمکدار ٹوپی پہن رکھی تھی۔ اس کی چھوٹی سی کالی داڑھی تھی، ایسا لگتا تھا کہ وہ اس جیسے بڑے شہر دہلی میں بھی اپنے گھر جیسا محسوس کر رہا ہے۔ اس نے کہا، ”میں اکثر آپ کے شہر کے کرافٹ میوزیم میں آتا ہوں۔ میری دستکاری کو اس مرکز پر بہت سراہا جاتا ہے۔ میں نے یہاں اپنی دستکاری کو بہتر بنانے کے لیے نئی تکنیک اور نئے ڈیزائن سیکھے ہیں۔ ساتھ ہی نئے تعلقات بھی قائم کیے ہیں۔“ نئے نئے رابطوں سے اس کی آرڈر بک بھری ہوئی تھی اور اس میں کیلیفورنیا جیسے دور دراز ملکوں کے خریداروں کے نام بھی درج تھے۔ اس نے میوزیم میں آنے والے دیگر دستکاروں کے ساتھ دوستی بھی کرلی تھی جنھوں نے اسے دیگر دستکاریاں سیکھنے کا موقع فراہم کیا تھا۔ ہندوستانی دستکاری کے موضوع پر کتابوں میں شائع تصویروں پر مبنی ڈیزائنوں نے اسے تحریک دی کہ وہ دھات کی نئی اشیا بنائے۔ ”اگر آپ ایک دستکار ہوں اور ہر چیز میں خوبصورتی دیکھنے والی نظر رکھتے ہوں تو ایک دستکاری سے دوسری دست کاری اپنانا بڑا دلچسپ لگتا ہے“ حکَم سنگھ نے فخر سے کہا۔ ”بلاشبہ اسے کسی نہ کسی طور اپنے اصل فن سے وابستہ ہونا چاہیے۔“

حالانکہ تعجب کی بات یہ ہے کہ حکَم سنگھ اپنی تربیت کے اعتبار سے دندان سازی کا تکنیکی ماہر ہے۔ اس نے اسپتالوں میں ڈاکٹروں کے ساتھ کام کیا ہے۔ اس کے والد بھی کسی انگریز ڈاکٹر کے ساتھ دندان ساز تھے اور وہ کام کرنے کے لیے لاہور گئے تھے۔ باپ اور بیٹے دونوں ہی سونے، چاندی کے زیورات بنانے والی دستکاری کی خاندانی روایت سے الگ ہو گئے تھے۔ جب حکَم سنگھ ایک اسپتال میں کام کررہا تھا تو اس نے دھاتوں کی ڈھلائی کے اپنے ’پسندیدہ مشغلے‘ کی تجدید کا فیصلہ کیا۔ نوجوانی میں اس نے یہ دستکاری اپنے ایک دوست کے گھر والوں سے سیکھی تھی۔ وہ خاندان چمبا میں باقی بچے تین روایتی خاندانوں میں سے ایک تھا جو پیتل، کانسے اور دیگر بھرتوں کا استعمال کرتے ہوئے دھاتوں کی دستکاری میں موم اور ریت کی ڈھلائی کے طریقوں کا استعمال کرتا تھا۔

کچھ برسوں میں اس نے دیگر دستکاروں

دھات کا مجسمہ، بہار

© NCERT not to be republished

مختلف دھاتوں کے ہاتھ سے بنے زیورات

کے ساتھ روابط پیدا کر کے اپنی تکنیک میں کمال حاصل کرلیااوربیشتر روایتی دستکاروں کے مقابلے وسیع تر اظہار کاموقع حاصل ہونے کے سبب حَکَم سنگھ آج ایک ماہردستکار بن چکاہے۔حَکَم سنگھ اپنی مہارتوں میں دوسروں کوشریک کرنے میں یقین رکھتاہے۔ وہ دستکاروں کی ایک تنظیم میں شامل ہوا جس میں اُس جیسے فنکار دست کاری کی اپنی مہارت ان نوجوانوں کومنتقل کرتے ہیں جو کباڑجمع کرتے تھے تاکہ انھیں کسی متبادل ذریعۂ معاش کی تربیت دی جاسکے۔ان کی پہلی پروجیکٹ نماورک شاپ حال ہی میں راجستھان کے بھیل واڑہ میں منعقدہوئی تھی۔یہ تنظیم سفر،قیام وطعام کے اخراجات اٹھاتی ہے جب کہ فنکار، گلیوں کے بچوں کوتربیت دینے کے لیے یہاں ایک مہینہ گزارتے ہیں۔

اس کی مسحور کن کہانی سننے کے بعد جب ہم وہاں سے روانہ ہونے ہی والے تھے توحَکَم سنگھ نے مزید بتایا،''...اب ایک بڑے امریکی کلکٹر کی دعوت پر کیلیفورنیاجارہاہوں۔وہ مجھے ٹکٹ،قیام وطعام کی سہولت اورساز وسامان مہیا کرائیں گے اورمجھے محنتانہ بھی دیں گے۔ میں ان کے ساتھ تین ماہ تک رہوں گااوروہ ڈیزائن بناؤں گاجوانھوں نے سونے،چاندی اور کانسے میں اپنے لیے چُنے ہیں...''

— پریتی جین، ایکسپلورنگ انڈین کرافٹس

مباحثہ اور مضمون کے موضوعات

1۔ کسی روایتی دستکار کے ساتھ اس وقت کیا ہوتا ہے جب اسے ایسی چیزیں بنانی پڑیں جن کی اس کے لیے کوئی مذہبی اہمیت نہ ہو اور نہ اس کی مقامی بازار میں مانگ ہو؟

2۔ ایسا کوئی فرد اپنے پس منظر سے کس طرح جڑا رہ سکتا ہے؟ کیا اسے جڑے رہنے کی ضرورت ہے؟

3۔ آپ کے علاقے میں دستکاری کی کون سی روایتیں کسی زمانے میں بہت مشہور تھیں اور اب وہ معدوم کیوں ہوگئی ہیں؟ انھیں بحال کرنے کے لیے کیا کیا جاسکتا ہے؟

© NCERT not to be republished